



سوال

(179) کیا مسافر کے لیے نماز باجماعت کی پابندی ضروری نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسافر کے لیے نماز باجماعت کی پابندی ضروری نہیں؟ کیا اس سلسلہ میں کوئی حدیث آتی ہے کہ مسافر تنہا گھر پر نماز پڑھ سکتا ہے؟
شاہد جمال امام و خطیب جامع مسجد اہل حدیث مولانا نگر پوسٹ جگن ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم، بھار 14833203 9 1999ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسافر کے لیے باجماعت کی پابندی ضروری نہ ہو اور یہ کہ مسافر مسجد نہ جا کر، تنہا جائے اقامت پر نماز پڑھے۔ اس سلسلہ میں کوئی حدیث یا اثر نظر سے نہیں گزرا۔

مسافر کے لیے مسجد میں حاضری اور پابندی اسی طرح ضروری ہے جس طرح مقیم اور حاضر کے لیے، بشرطیکہ مسجد قریب ہو اور اذان سنتا ہو۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے بھی حالت خوف میں بھی باجماعت نماز پڑھائی جب کہ دشمن سلنے صفت بستہ تھا اور مسلمان سخت خوف و ہراس کی حالت میں تھے۔ قرآن مجید میں صلاة الخوف کے بارے میں آیا ہے اور اس کے پڑھنے کی ترکیب بتلائی گئی ہے ”وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْكَ وَلِيَأْخُذُوا بِسَلْتِمِهِمْ“، (سورہ نساء: 102) نیز باجماعت نماز بڑی تاکید آئی ہے۔ الایہ کہ کوئی عذر شرعی ہو۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی حدیث: ”انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: یا رسول اللہ، انی أصلی فی یتیم؟ قال: بل تسمع النداء؟ قال: نعم، قال: لا أجدک رخصتہ، سنن ابی داؤد مع العون (2/254): باب التشدید فی ترک الجماعۃ۔ اس حدیث سے نماز باجماعت کا ثبوت اور تاکید ملتی ہے۔ قال الخطابی: ”وفی ہذا دلیل علی أن حضور الجماعۃ واجب، ولو کان ذلک ندبا، لکان أولى من یسع التحلف عنہا اہل الضرورة الضعف ومن کان فی مثل حال ابن ام مکتوم،، یہ حدیث اگرچہ مقیم اور حاضر کے لیے ہے، لیکن باجماعت نماز کی تاکید ہر ایک کے لیے ہے۔ ہذا ما ظہری والعلیم عند اللہ تعالیٰ۔ کتبہ: عبدالعزیز عبداللہ الرحمانی 7/1420/14 25 10 1999ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 270

محدث فتویٰ